اتحاد و اتفاق اور احکام شریعت

تحریر:۔ محمد داؤد سلیم

دنیا میں ایک دوسرے سے نفرت و حقارت کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ لوگوں نے جدا جدا ملک اور وطن بنا لئے۔ کچھ رنگ اور زبان کے باعث ایک دوسرے سے کٹ گئے۔ اسلام نے ان سب حد بندیوں کو توڑ کر ایک عالمگیر انسانی برادری کا تصور دیا اور کہا کہ تم سب ایک ہو اور ایک ماں باپ کی اولاد ہو۔ فرمان الٰہی ہے۔

یا یھا الناس انا خلقنا کم من ذکر و انثی و جعلنا کم شعو با و قبائل لتعار فوا ان اکر مکم عند اللہ اتقا کم (الحجرات ۱۳)

ترجمہ:۔ اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا۔ اور تمہاری شاخیں اور قبیلے بنائے تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے معزز تم میں وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہے۔

عالمگیر برادری کا یہ وہ تصور ہے۔ جسے اختیار کر لینے سے بلندی و پستی اور رنگ و نسل کے تمام جھگڑے ختم ہو جاتے ہیں۔ نہ جغرافیائی حد بندیاں باقی رہتی ہیں اور نہ زبان کے جھگڑے۔ ہر کوئی ایک دوسرے کو انسان ہونے کی حیثیت سے معزز سمجھتا ہے اور اولاد آدم ہونے کی وجہ سے عزت کی نظر سے دیکھتا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب و عجم، مشرق و مغرب، کالے گورے، چھوٹے بڑے سب کو ایک کر دیا۔ جس طرح آپ نے آخری حج کے موقع پر اعلان فرمایا۔

"لوگو! یاد رکھو بے شک تمہارا رب کریم ایک ہے۔ بیشک تمہارا باپ ایک ہے یاد رکھو عربی کو عجمی پر۔ عجمی کو عربی پر، سفید کو سیاہ پر، اور سیاہ کو سفید پر کوئی فضیلت نہیں مگر تقویٰ کے سبب (رحیق المختوم)

اس بناء پر کہ ہم ایک ہیں اللہ تعالیٰ نے بھی ہمیں ایک ہو کر مضبوط رسی کو پکڑنے کا حکم دیا۔

قولہ تعالیٰ واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا۔ واذکروا نعمتہ اللہ علیکم اذ کنتم اعداءً فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا۔ وکنتم علی شفا حفرۃ من النار فانقذکم منہا کذلک یبین اللہ لکم ایاتہ لعلکم تہتدون (آل عمران)

ترجمہ:۔ اس کی رسی کو سب مل کر مضبوطی سے پکڑو اور پھوٹ نہ ڈالو۔ اور اپنے اوپر اللہ کے احسان کو یاد کرو۔ جب آپس میں تم سب دشمن تھے پھر الفت پیدا کر دی۔ تمہارے دلوں میں۔ پس تم اللہ کے فضل سے بھائی بھائی بن گئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر تھے پھر تم کو اس سے نجات دی اسی طرح اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اپنی آیات بیان کرتا ہے۔ تاکہ تم ہدایت حاصل کرو۔ اس آیت کریمہ میں اللہ کی رسی کو مل کر مضبوطی سے پکڑنے کا حکم دیا گیا ہے جس سے مراد قرآن کریم اور سیدھا راستہ ہے بلکہ ایک روایت میں ہے کہ کتاب اللہ خدا کی آسمان سے زمین کی طرف لٹکائی ہوئی رسی ہے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ان راستوں پر تو شیاطین چل پھر رہے ہیں تم خدائی راستے پر آجاؤ۔ تم اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو۔ اور اس قرآن کریم سے اختلاف نہ کرو۔ پھوٹ نہ ڈالو۔ جدائی نہ کرو۔ فرقت سے بچو۔ (ابن کثیر پارہ چہارم ص ۹)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ تین باتوں سے خدا تعالیٰ خوش ہوتا ہے۔ اور تین باتوں سے ناخوش ہوتا ہے۔ ایک یہ کہ اس کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ دوسرے اللہ کی رسی کو اتفاق سے پکڑو تفرقہ نہ ڈالو۔ تیسرے مسلمان بادشاہوں کی خیر خواہی کرو۔ فضول بکواس۔ زیادتی سوال اور بربادی مال یہ تینوں چیزیں رب کی ناراضگی کا سبب ہیں۔ (مسلم شریف)

اتفاق و اتحاد کی چند مثالیں:۔

فرقوں اور انتشار میں بٹے ہوئے۔ اتفاق سے عاری اور نااتفاقی کا شکار ہونے والے مسلمانو! تمہیں کائنات کی بے شمار چیزیں اتحاد و اتفاق کا درس دے رہی ہیں۔ پہاڑ چند سنگ ریزوں کا مجموعہ ہے۔ اگر ان میں انتشار و افتراق پیدا ہو جائے تو پہاڑ پہاڑ ہی نہیں رہے گا۔ کسی

نے سچ کہا ہے۔

خل الذنوب صغیرھا وکبیرھا ذاک التقی
واصنع کماشی فوق الشوک یحذر مایری
ارض
لاتحقرن صغیرہ ان الجبال من الحصی

بڑے چھوٹے سب گناہوں کو چھوڑو۔ یہی تقوی ہے ایسے چلو جیسے کانٹوں میں چلنے والی راہ پر چلنے والا انسان۔ چھوٹے گناہوں کو بھی ہلکا اور حقیر نہ جانو۔ دیکھو پہاڑ کنکروں سے بن جاتے ہیں۔ سمندر کو دیکھ لیجئے۔ چند قطرات کے اکٹھا ہونے سے بن جاتا ہے اگر اس کا ایک ایک قطرہ الگ الگ ہو جائے تو سمندر سمندر نہیں رہے گا۔

فرد قائم ربط ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں   موج ہے دریا میں اور بیرون دریا کچھ نہیں
ہیں جذب باہمی میں قائم نظارے سارے   پوشیدہ ہے یہ نکتہ تاروں کی زندگی میں

شہد کی مکھیاں جب یکجا جمع ہو جائیں تو کیا ہی شیریں شہد شفاء للناس پیدا ہو جاتا ہے پرندوں کے جھنڈ اور گروہ جب ملکر اڑتے ہیں تو اتفاق و اتحاد کا بہترین نظارہ پیش کرتے ہیں۔

یہ تمام چیزیں انسان کو بتا رہی ہیں کہ ہم بے حس اور عقل و شعور سے محروم ہونے کے باوجود اتحاد و اتفاق کا منظر پیش کرتی ہیں تو اے انسان۔ جو تمام کائنات سے بہتر و افضل اور عقل و شعور کا مالک ہے۔ تو انتشار و افتراق اور گروہ بندیوں میں کیوں پڑ گیا تو اگر ہماری طرف نہیں دیکھتا اور ہم سے سبق حاصل نہیں کرتا تو کم از کم اپنے جسم کی طرف ہی دیکھ کر عبرت حاصل کرو۔ کہ وہ تمہیں اتحاد و اتفاق کی دعوت دے رہا ہے۔ رب کائنات فرماتے ہیں۔

وفی انفسکم افلا تبصرون

اپنی ہستی کے وجود پر غور کرو جو تین سو ساٹھ اعضاء سے مل کر بنا ہے اگر ایک ایک عضو الگ الگ ہو جائے تو انسانی وجود ختم ہو جائے گا غرض جتنا بھی زیادہ غور و فکر کرو گے ہر چیز میں اتحاد و اتفاق کی جلوہ گری نظر آئے گی۔

مل سکتے ہیں پہاڑ بھی اپنے مقام سے   اک جہاں کو اس کی کرامت پر اتفاق
وجہ بنائے دیر، حرم اتفاق ہے   مضمر ہیں حکم حج و جماعت میں اتفاق

چمکیں نہ سب کے سب تو رونق ہو چرخ کی ہے جلوہ گر ستاروں کی صورت میں اتفاق
اہل ایمان کر لو جو کرنا ہے آج ہی کیا کرو گے جا کے قیامت میں اتفاق

اے مسلم! خدا تعالیٰ کے احکام کی طرف متوجہ ہو جو تجھ پر تیری عقل دانش اور شعور رکھنے کی وجہ سے فرض کئے گئے ہیں کہ وہ تمہیں ہر عمل کرنے کے وقت کسی طرح اتحاد و اتفاق کی طرف بلا رہے ہیں۔

اوقات نماز:۔ قولہ تعالیٰ:۔ حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی وقوموا اللہ قانتین (البقرہ۔۲۳۸)

تمام نمازوں اور درمیانی نماز کا خیال رکھو۔ اور اللہ کے لئے فرمانبرداری کی حالت میں کھڑے رہو۔ قولہ تعالیٰ:۔ ان الصلوۃ کانت علی المومنین کتابا موقوتا۔ مومنین پر نماز وقت مقررہ پر فرض ہے۔

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امنی جبریل عند البیت مرتین فصلی بی الظہر حین زالت الشمس کانت قدر الشراک وصلی بی العصر حین صار ظل کل شی مثلہ وصلی بی المغرب حین افطر الصائم وصلی بی العشاء حین غاب الشفق وصلی بی الفجر حین حرم الطعام والشراب علی الصائم فلما کان الغد صلی بی الظہر حین کان ظلہ مثلہ وصلی بی العصر حین کان ظلہ مثلیہ وصلی بی المغرب حین افطر الصائم وصلی بی العشاء الی ثلث اللیل وصلی الفجر فاسفر ثم التفت الی فقال یا محمد ھذا وقت الانبیاء من قبلک والوقت مابین ھذین الوقتین۔ (ابوداؤد۔ ترمذی مشکوۃ)

ترجمہ:۔ حضرت ابن عباسؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام نے خانہ کعبہ کے قریب میری دو مرتبہ امامت کی ہے مجھے ظہر کی نماز پڑھائی جب کہ آفتاب ڈھل گیا تھا اور سایہ بقدر تسمے کے تھا مجھے عصر کی نماز پڑھائی جب کہ ہر چیز کا سایہ

(اصلی سایہ کو چھوڑ کر) اس کے برابر ہو گیا اور مجھے مغرب کی نماز پڑھائی۔ جب شفق غائب ہو گیا اور مجھے فجر کی نماز پڑھائی جب روزہ دار کو کھانا پینا حرام ہو جاتا ہے۔ پھر جب دوسرا دن ہوا تو مجھے ظہر کی نماز پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو گیا اور عصر کی نماز پڑھائی۔ جب یہ سایہ دوگنا ہو گیا اور مغرب کی نماز پڑھائی جس وقت روزہ دار افطار کرتا ہے اور عشاء کی نماز پڑھائی تہائی رات تک اور فجر کی نماز پڑھائی جب صبح خوب روشن ہوئی۔ پھر جبرائیل علیہ السلام میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ وقت ہے تجھ سے پہلے انبیاء کرام کا اور تیری نماز کا وقت بھی ان وقتوں کے درمیان ہے۔

نماز کے یہ اوقات ہمیں اس بات کی طرف دعوت دے رہے ہیں کہ اے مسلم جب تمام انبیاء کرام کی نماز کا وقت ایک ہے اور اگر تو خود بھی مقررہ وقت نماز کو ادا کرے تو تیری نماز صحیح ہو گی۔ اور جب بے وقت نماز ادا کرے گا تو وہ نماز صحیح نہیں ہو گی۔ جب تمام مسلمانوں کو مقررہ وقت میں مقررہ نماز ادا کرنے کا حکم ہے چاہے فجر ہو یا ظہر عصر ہو یا مغرب یا عشاء ہو تو پھر اے مسلم ایک ہی وقت میں تمام مساجد میں آذان کی آواز کیوں نہیں آتی۔ یہ اوقات نماز اتحاد و اتفاق کی طرف بلا رہے ہیں اور پکار رہے ہیں کہ آپس کی فرقے بندیاں نفرتیں اور کدورتیں ختم کر کے ایک ہی وقت میں نماز کے لئے پکارا جائے اور تم ہو کہ تمہارے کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔

کلمات اذان

عن ابی محذورۃ قال القی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التاذین ھو بنفسہ فقال قل اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشھدان لا الہ الا اللہ اشھدان لا الہ الا اللہ اشھدان محمدا رسول اللہ اشھدان محمد رسول اللہ ثم تعود فتقول اشھدان لا الہ الا للہ اشھدان لا الہ الا الہ اشھدان محمدا رسول اللہ اشھدان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ (مسلم شریف)

حضرت ابو محذورۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بنفس نفیس اذان کے کلمات سکھائے۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ حضرت ابو محذورۃ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مکتوم رضی اللہ عنہ نے جو اذان کہی۔ یہ بھی ہمیں بتلا رہی ہے کہ اے مسلمانو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موذنوں کی روحیں تم سے مطالبہ کرتی ہیں کہ ہم تو اذان کے کلمات پر متحد تھے کیا آپ کو ہمارا اتحاد اور اذان کے کلمات پر اتفاق قبول نہیں ہے اگر ہے تو آج ہی اپنے ان مفروضہ کلمات کو ترک کر کے مسلمانوں کو ایسی اذان کے ذریعے نماز کے لئے بلاؤ جو ہم دیا کرتے تھے۔ ہو سکتا ہے کہ ایسا کرنے سے تم اوقات نماز سے بھی اتحاد کا سبق حاصل کر کے ایک ہی وقت میں نماز کے لئے اذان بھی کہنا شروع کر دو۔

<u>نماز باجماعت</u>:۔ نماز تنہا بھی ادا کی جا سکتی ہے لیکن جماعت سے پڑھنے کی بڑی تاکید آئی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

صلوۃ الجماعتہ تفضل صلوۃ الفذ بسبع و عشرین درجتہ (بخاری شریف)

باجماعت نماز تنہا نماز سے ستائیس درجے زیادہ ثواب رکھتی ہے۔ جماعت سے نماز پڑھنے کے بہت سے فائدے ہیں مثلاً

(۱) پانچوں وقت مسلمان آپس میں ملیں گے (۲) ایک دوسرے کے حالات سے واقف ہوں گے (۳) آپس میں محبت پیدا ہو گی (۴) دوسروں کو دیکھ کر عبادت کا شوق پیدا ہو گا۔ (۵) عبادت کی طرف طبیعت مائل ہو گی۔ (۶) اتحاد و اتفاق پیدا ہو گا۔

جب مسلمان باجماعت امام کی اقتداء میں نماز پڑھتے ہیں تو نمازی کے کندھے اور پاؤں دوسرے نمازی سے ملتے ہیں تو آپس میں مساوات بھائی چارہ اور اتحاد و اتفاق کی فضاء پیدا ہوتی ہے تو کسی کو حقیر نہیں جانتا۔ چہ جائیکہ کسی امیر کے ساتھ غریب سلطان کے ساتھ گدا۔ غنی کے ساتھ بھکاری مالک کے ساتھ غلام ہی کیوں نہ کھڑا ہو۔

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز

تمام نمازیوں کا ایک ہی وقت میں ہاتھوں کو اٹھا کر باندھنا' قیام کرنا' رکوع و سجدہ اور تشہد وغیرہ کرنا اور کلمات نماز ادا کرنا کس قدر اتحاد و اتفاق کا درس دے رہے ہیں لیکن آج کل کے مسلمان نماز بھی پڑھتے ہیں اور پھر نماز سے اتحاد و اتفاق کا سبق بھی نہیں سیکھتے۔

زکوۃ اس میں ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر زندگی بسر کرنے کا حکم پایا جاتا ہے کیونکہ انسان کو ایک دوسرے کی مدد کی ضرورت رہتی ہے اور سب سے بڑی امداد اور تعاون مال کے ذریعے حاصل ہوتا ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ انسان کو ساری زندگی مال سے واسطہ رہتا ہے کہ کھانا' پینا' پہننا' بیماری' بیاہ شادی' موت' آفات' حادثات' جنگیں' تعلیمی ضرورتیں اور سفر وغیرہ ان سب باتوں سے انسان دوچار رہتا ہے اور بغیر مال کے چھٹکارا نہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے تعاون کا اصول بیان فرمایا۔ جس سے اتحاد و اتفاق کی روشنی ملنی چاہئے۔

قولہ تعالیٰ۔ و تعاونوا علی البر و التقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان واتقوا اللہ ان اللہ شدید العقاب (المائدہ۔ ۲)

ترجمہ:۔ نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو۔ گناہ اور زیادتی کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد نہ کیا کرو۔ اور اللہ سے ڈرو۔ بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے۔
اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں امداد باہمی کا حکم دیا ہے۔ زکوۃ کی ادائیگی بھی نیکی اور پرہیزگاری کا کام ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا۔

قولہ تعالیٰ۔ لیس البر ان تولو اوجوھکم قبل المشرق والمغرب ولکن البر من امن باللہ والیوم الاخر والملائکتہ والکتب والنبین واتی المال علی حبہ ذوی القربی والیتمی والمساکین وابن السبیل والسائلین وفی الرقاب واقام الصلوۃ واتی الزکوۃ والموفون بعھدھم اذا عاھدوا والصابرین فی الباساء والضراء وحین الباس اولئک الذین صدقوا واولئک ھم المتقون (البقرۃ ۱۷۷)

ترجمہ :۔ (مسلمانوں) نیکی (صرف یہ نہیں کہ (نماز میں) اپنا منہ مشرق کی طرف کرلو یا مغرب کی طرف بلکہ (پوری) نیکی ان کی ہے جو اللہ تعالیٰ روز آخرت' فرشتوں' کتابوں اور پیغمبروں پر ایمان لائے اور مال کی محبت میں رشتہ داروں' یتیموں' محتاجوں' مسافروں اور مانگنے والوں کو دیا۔ اور (غلامی وغیرہ کی قید سے لوگوں کی) گردنیں چھڑانے میں دیا اور نماز قائم کی اور زکوۃ دی اور جب (کسی بات کا) اقرار کرلیا تو اپنے قول پر پورے اترے اور تنگی تکلیف اور پریشانی کے وقت ثابت قدم رہے۔ یہی لوگ ہیں جو (اسلام میں) سچے نکلے اور یہی لوگ ہیں پرہیز گار

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ زکوۃ علاقے کے امراء سے لے کر ان کے فقراء میں تقسیم کی جائے"

ان آیات وحدیث سے یہ بات نکلتی ہے کہ اگرچہ تم مال و دولت کے مالک ہو۔ لیکن تم نے ان لوگوں کا بھی خیال رکھنا ہے جو فقیر' مسکین' غلام' مقروض' مجاہد اور مسافر وغیرہ ہیں تاکہ تمہارے ان کے ساتھ تعلقات ہوں اور ان کے تمہارے ساتھ۔ اور یہی بات امراء و غرباء کے ملاپ اور اتحاد و اتفاق کا درس دے رہی ہے۔

روزہ:۔ وکلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر ثم اتموا الصیام الی اللیل (بقرہ=۱۸۷)

ترجمہ :۔ تم کھاتے پیتے رہو۔ یہاں تک کہ صبح کا سفید دھاگا سیاہ دھاگے سے ظاہر ہو جائے پھر رات تک روزے کو پورا کرو۔

روزے کا یہ وقت ہمیں بتلا رہا ہے کہ اے مسلمانو! جب تم روزہ مقررہ وقت پر مل کر رکھتے ہو اور وقت مقررہ پر روزہ افطار کرنے میں تمہارا اتفاق ہے تو پھر آپس میں اتحاد و اتفاق کیوں نہیں میں تمہیں اسی اتحاد و اتفاق کا درس دینے آتا ہوں۔

روزے کی حالت میں جھوٹ بولنا۔ چغلی کھانا۔ غیبت کرنا۔ گالی دینا وغیرہ منع ہے۔ جب روزے کی حالت میں ان تمام امور سے مسلمان رک جاتے ہیں تاکہ ان کے روزے ضائع نہ ہوں۔ اور خدا کے ہاں اجر و ثواب کے مستحق ٹھہریں۔ تو یہ امور مسلمانوں کو دوسرے اوقات میں بھی جھنجھوڑ کر کہہ رہے ہیں کہ اے مسلمانو تم نے روزے کی حالت میں ان امور کو

چھوڑنے پر اتفاق صرف اسلئے کیا کہ تمہارے روزے قبول ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے تو ان تمام امور سے ہر وقت ہی رکنے کا حکم دیا ہے۔ جبکہ تم غیر رمضان میں جھوٹ بول کر تجارت کرتے ہو۔ ایک مسلمان کو دوسرے کے ساتھ لڑاتے ہو۔ ایک دوسرے کو برا بھلا کہتے ہو۔ گالی گلوچ کرتے ہو۔ تمہیں تو ان باتوں سے ان اوقات میں بھی باز رہنے پر اتحاد و اتفاق کرنا چاہئے تھا۔ تاکہ تمہاری تمام کی تمام زندگی کامیابی و کامرانی کا ثمرہ ہو۔

حج یہ فریضہ اسلام کا اہم رکن ہے۔ اور یہ مختلف طریقے سے مسلمانوں کو اتحاد کا درس دے رہا ہے۔

لباس:۔ قولہ علیہ السلام لیحرم احدکم فی ازار ورداء و نعلین (مسند احمد)

یعنی تم میں سے ہر ایک تہبند' چادر' اور چپل پہن کر احرام باندھے۔

تلبیہ:۔ لبیک اللھم لبیک لاشریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لاشریک لک

ترجمہ:۔ میں حاضر ہوں کوئی تیرا شریک نہیں میں حاضر ہوں بے شک حمد اور نعمت تیرے لئے ہے اور ملک بھی تیرا ہے کوئی تیرا شریک نہیں۔

طواف کعبہ شریف:۔ بیت اللہ شریف کے گرد چکر لگانے کو طواف کہتے ہیں جو سنت کے مطابق سات چکروں پر مشتمل ہے پہلے تین چکروں میں تیز چلنا اور باقی چار میں اپنی رفتار کے مطابق چلنا ہوتا ہے۔

صفا مروہ کی سعی کرنا۔ جمعروں کو کنکریاں مارنا اور منیٰ میں ملکر قربانی کرنا۔ مذکورہ بالا تمام مناسک حج مسلمانوں کو متنبہ کر رہے ہیں۔ کہ اے مسلمانو! جب تم مقررہ وقت پر ایک ہی لباس میں ایک ہی مقام پر' ایک ہی پکار کے ساتھ ملکر اللہ کی حمد و ثناء بیان کرتے ہو۔ بیت اللہ کا طواف سعی صفا مروہ اور قربانی وغیرہ کرتے تو پھر تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ جب اپنے شہروں' دیہاتوں اور گھروں کو واپس لوٹتے ہو۔ تو افتراق و انتشار کا شکار ہو جاتے ہو۔ جیسے کہ مصر کی

سرزمین پر مل کر اتحاد و اتفاق کا مظاہرہ کیا تھا تو اپنے علاقے میں اتحاد و اتفاق قائم میں کیوں مفقود ہے تمہیں اتحاد و اتفاق کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہئے کیونکہ اتحاد ایک قوت ہے اور قوت کے ذریعے ہی قومیں ایک دوسرے پر غالب آیا کرتی ہیں جب تمہارے اندر قوت ہی نہ ہو گی تو غالب کیسے آؤ گے

جہاد :۔ جہاد بھی اسلام کا اہم جزو ہے۔ جو مسلمانوں کو درس اتحاد دیتا ہے۔ خود اللہ تعالیٰ نے اپنے راستے میں لڑنے والوں کی تعریف اس طرح فرمائی ہے۔

قولہ تعالی۔ ان اللہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ صفا کا نہم بنیان مرصوص (الصف ۴)

ترجمہ :۔ اللہ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اس کی راہ میں اس طرح صف باندھے ہوئے جم کر لڑتے ہیں گویا وہ ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔

خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کے موقع پر صفوں کو درست کیا کرتے تھے گویا کہ جہاد سے بھی ہمیں اتحاد و اتفاق کی نصیحت ہو رہی ہے۔

ان احکام شریعت کے ساتھ ساتھ میثاق مدینہ پر بھی غور کرنا چاہئے کہ اس معاہدے کی رو سے جو مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان ہوا مسلمانوں کو ایک الگ قوم قرار دیا گیا ہے نسل و خون کے رشتے ختم کر کے دین اور عقیدے کے رشتے کو اتحاد و اتفاق کا سرچشمہ ٹھہرایا۔ دینی تعلق کو خاندانی اور نسلی تعلق پر ترجیح دی گئی ہے مسلمانوں کے ذاتی اور اجتماعی مفادات کو انفرادی مفاد پر فوقیت دی گئی ہے۔ مواخات مدینہ بھی اتحاد کی ایک سنہری کڑی ہے جو انصار و مہاجرین کے درمیان آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم کیا تھا دعا ہے کہ اسی طرح کا اتحاد آج بھی مسلمانوں میں قائم ہو جائے تاکہ مسلمان اپنوں سے لڑنے ان کا مال چرانے اور لوٹنے اور ان کا حق چھیننے کی بجائے اپنی تمام تر توانائیاں کفر و شرک' بدعت و ضلالت اور فسق و فجور کی یلغار کو روکنے میں صرف کریں۔ آمین۔